



مولانا محمد اکرم مدنی
مدرس جامعہ سلفیہ

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عظیم قربانی

میںڈھا کھڑا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خدا کا شکر ادا کرتے ہوئے اس میںڈھے کو ذبح کر دیا۔ یہی وہ قربانی ہے جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایسی قبول ہوئی کہ بطور یادگار کے ہمیشہ ملت ابراہیمی کا شعار قرار پائی اور آج ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کو تمام دنیائے اسلام میں یہ شعار اسی طرح منایا جاتا ہے۔

قارئین کرام! اگر حضرت اسماعیل علیہ السلام ذبح ہو جاتے تو ہم سے سنت ابراہیمی کی اتباع میں اپنے بچوں کو ذبح کرنے کا مطالبہ کیا جاتا تو مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہم پر اس مطالبہ کی تعمیل واجب ہوتی، مگر اللہ تعالیٰ جو کہ انسانوں سے، ان کی کمزوریوں سے، ان کی نفسیات سے اور جذبات و احساسات سے اچھی طرح واقف ہیں انہوں نے نہ تو ایسا ہونے دیا اور نہ ہی ہمیں اولاد کو ذبح کرنے کا حکم دیا۔ البتہ یہ مان لیجئے کہ میدان جہاد میں اعلاء کلمۃ اللہ کیلئے اپنے جگر کے ٹکڑوں کی قربانی کا مطالبہ اگر ہم سے ہو تو ہم پر لازم ہے کہ ہم اپنے بچوں یا بالفاظ دیگر اس کی دی ہوئی امانت کو اس کے حکم پر اس کی رضا کیلئے بعد خوشی پیش کر دیں۔

قارئین کرام! ہم جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یاد بڑی محبت سے مناتے ہیں اور ان کے پر عزم واقعات بڑی فصاحت و بلاغت سے بیان کرتے ہیں تو ہمارے لئے ان واقعات میں عبرت و نصیحت اور غور و فکر کا بڑا سامان ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تو اللہ تعالیٰ کی رضا پر سب کچھ قربان کر دیا تھا باپ کی محبت، قوم کا تعلق، وطن کا ساتھ، بیوی بچے لیکن کیا ہم بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کیلئے جذبات و احساسات، ذاتی مفادات اور دنیاوی رشتوں کی قربانی دے سکتے ہیں؟ صرف بکرے اور گائے ذبح کرنے کو قربانی مت سمجھئے ہم سے تو قدم قدم پر قربانی کا مطالبہ ہوتا ہے۔

میشی ٹینڈ کا غلبہ ہو اور اذان ہو جائے تو فینڈ کی قربانی کا مطالبہ، حلال و حرام کی تکفیش ہو تو مال کی قربانی کا مطالبہ، رسم و رواج اور سنتوں کا ٹکراؤ ہو تو دنیوی تعلقات کی قربانی کا مطالبہ، میدان جہاد سے پکارا جائے تو مال و جان اور اولاد کی قربانی کا مطالبہ۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ آج ہم طوعاً و کرہاً یہ سالانہ قربانی تو کر لیتے ہیں مگر قربانی کا حقیقی جذبہ نہیں رہا۔ حالانکہ مسلمان ہونے کا مطلب یہی ہے کہ وہ ہر طرح کی قربانی کیلئے تیار ہو جائے۔

یہ شہادت کہ الفت میں ہے قدم رکھنا لوگ آسان سمجھتے ہیں مسلمان ہونا بقول شاعر مشرق علامہ اقبال۔

رگوں میں وہ لبو باقی نہیں ہے وہ دل وہ آرزو باقی نہیں ہے
نماز، روزہ قربانی و حج یہ سب باقی ہیں تو باقی نہیں ہے
اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے دلوں میں قربانی کا حقیقی جذبہ پیدا فرمائے۔ آمین

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

قوله تعالى: رب هب لي من الصالحين. فيشرناه بغلام حليم. فلما بلغ معه السعي قال يسي انى ارى فى المنام انى اذبحك فانظر ماذا ترى قال يا ابت افعل ما تؤمر ستجدنى ان شاء الله من الصابرين. فلما اسلما وتلاه للجبين و نادىانه ان يا ابراهيم. قد صدقت الرء يا انا كذا لك نجى الممحين. ان هذا لهو البلاء الممين وفدىناه بذبح عظيم وتركنا عليه فى الاخيرين سلام على ابراهيم كذا لك نجى الممحين. انه من عبادنا المومنين (صافات 100-111)

اے میرے رب مجھے نیک بخت اولاد عطا فرما۔ تو ہم نے اسے ایک بربار بیٹے کی بشارت دی پھر جب وہ اتنی عمر کو پہنچا کہ اس کے ساتھ چلے پھرے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا اے میرے پیارے بیٹے، میں خواب میں اپنے آپ کو تجھے ذبح کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔ اب تو بتا، کہ تیری کیا رائے ہے؟ بیٹے نے جواب دیا کہ ابا جی جو حکم ہوا ہے اسے بجا لائیے۔ ان شاء اللہ آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔ غرض جب دونوں مطیع ہو گئے اور اس نے (باپ نے) اس کو (بیٹے کو) پیشانی کے بل گرا دیا۔ تو ہم نے آواز دی کہ اے ابراہیم یقیناً تو نے اپنے خواب کو چاکر دکھایا ہے شک ہم نیکی کرنے والوں کو اس طرح جزا دیتے ہیں۔ درحقیقت یہ کھلا امتحان تھا ہم نے ایک بڑا ذبیحاس کے فدیہ میں دے دیا۔ ہم نے ان کا ذکر خیر پچھلوں میں باقی رکھا۔ ابراہیم علیہ السلام پر سلام ہو ہم نیکو کاروں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں بے شک وہ ہمارے ایمان دار بندوں میں سے تھا۔

قارئین کرام! مذکورہ آیات کریمہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عدیم انظر قربانی اور امتحان و آزمائش کا تذکرہ ہے۔ جن کی یاد میں ہر سال عالم اسلام میں جانوروں کا ذرانہ اللہ کے حضور پیش کیا جاتا ہے۔ مذکورہ آیات کی تفسیر میں یہ بات منقول ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام مسلسل خواب دیکھتے ہیں۔ کہ میں اپنے بیٹے کو ذبح کر رہا ہوں چونکہ انبیاء کا خواب بھی وحی پر مبنی ہوتا ہے اس لئے اسے حکم ربانی سمجھ کر بیٹے کی قربانی پر تیار ہو گئے۔ چونکہ یہ معاملہ تنہا اپنی ذات سے وابستہ نہ تھا بلکہ اس آزمائش کا دوسرا فریق وہ بیٹا تھا جس کی قربانی کا حکم دیا گیا، اس لئے باپ نے بیٹے کو اپنا خواب اور خدا کا حکم سنایا۔ بیٹا ابراہیم علیہ السلام جیسے مجدد انبیاء اور رسول کا بیٹا تھا فوراً تسلیم فرم کر دیا اور کہنے لگا کہ اگر خدا کی یہی مرضی ہے تو انشاء اللہ مجھے صابر پائیں گے اس گفتگو کے بعد باپ اپنی قربانی پیش کرنے کیلئے جنگل روانہ ہو گئے باپ نے اپنے بیٹے کی مرضی پا کر مذبحہ جانور کی طرح ہاتھ پیر باندھ دیئے، چھری کو تیز کیا اور بیٹے کو پیشانی کے بل پچھاؤ کر ذبح کرنے لگے فوراً خدا کی وحی ابراہیم علیہ السلام پر نازل ہوئی اے ابراہیم تو نے اپنا خواب سچ کر دکھلایا ہے۔ بے شک یہ بہت سخت اور کٹھن آزمائش تھی اب لڑکے کو پھوڑ اور تیرے پاس جو یہ میںڈھا کھڑا ہے۔ اس کو بیٹے کے بدلے میں ذبح کر۔ ہم نیکو کاروں کو اس طرح نواز کرتے ہیں۔ ابراہیم علیہ السلام نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو جھاڑی کے قریب ایک